دلائل الخیرات کے منتخب اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Research based critical analysis of selected urdu translations of Dalail ul Khairat

ڈاکٹر شاکر حسین خان

شعبہ علومِ اسلامی، جامعہ کراچی

Abstract:

The Book " Dala'il al-Khayrat." Is compiled by Abu Abdullah Muhammad Bin Suleman Al-Jazuli. Muhammad Bin Suleman lived from Jazula. He wrote the Arabic book "Dala'il al-Khayrat" which is containing to (Durood), this book is very popular in Arab and Non Arab. In this connection, this book is read as a "wazifa"in different spiritual scholars and all the Islamic religious sects are translated " Dala'il al-Khayrat " into Arabic to Urdu.Various publishers are made for the citation. Some publishers published this book with translations, but they don't mention the translator's name.And some publishers published books are not mentioned their complete address and the publishing years.Some publishers published this book's translations very carefully. In this article, the Researcher is trying to highlight on "Dala'il al-Khayrat's" some Urdu transitions which are studied by the researcher,and those translators translations, publishers and some related information about this book precise on one place. Furthermore, the researcher also pointed out that the publisher who published non-moral and illegal translations without mentions translators'name.One advantage of this may be obvious of these anonymous translators.

Keywords: *very popular, transitions, Arabic book, Non Arab, wazifa, information, publisher.*

دلائل الخیرات (دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ والسلام علی نبی المختار) "ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی" کی تالیف ہے۔ محمد بن سلیمان جزولہ کے رہنے والے تھے۔اس لیے "جزولی" کہلائے۔ جزولہ، مراکش کا ایک شہر ہے، مراکش ایک تاریخی

اہمیت کا حامل ملک ہے۔ آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا کے مطابق "مراکش" شمالی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ بحراوقیانوس کے ساتھ طویل ساحلی پٹی پر واقع اس ملک کی سرحد، آبنائے جبرالٹر، پر جاکر بحیرہ روم میں جالمتی ہیں۔ مشرق میں مراکش کی سرحد الجزائر، شمال میں بحیرہ روم اور اسپین سے منسلک آبی سرحد اور مغرب میں بحراوقیانوس موجود ہے۔ جنوب میں اس کی سرحدیں متنازع ہیں۔ مراکش مغربی صحارا پر ملکیت کا دعویدار ہے اور 1975ء سے اس کے بیشتر رقبے کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ مراکش افریقہ کا واحد ملک ہے جو افریقی یونین کا رکن نہیں البتہ وہ عظیم مغرب یونین، موتمر عالم اسلامی، عرب لیگ، میڈیٹیرینئن ڈائیلاگ گروپ اور گروپ 77 کا رکن ہے اور امریکہ کا ایک اہم غیر نیٹو اتحادی ہے۔ جدید مراکش کا علاقہ 8ہزار سال قبل مسیح میں آباد ہوا۔ قدیم دور میں یہ ماریطانیہ کہلاتا تھا۔ واضح رہے کہ ماریطانیہ نام کا ملک بھی مراکش کے قریب ہی واقع ہے۔ شمالی افریقہ اور مراکش عظیم رومی سلطنت کا حصہ رہے ہیں۔ 7ویں صدی میں عرب افواج شمالی افریقہ کو فتح کرتے ہوئے مراکش پہنچیں۔ 670ء میں خلافت امویہ کا جرنیل عقبہ بن نافع شمالی افریقہ کی ساحلی پٹی میں فتوحات حاصل کرتے ہوئے مراکش پہنچا اور 683ء تک جدید مراکش کے تقریباً تمام علاقہ فتح کر لیا۔ اس فتح کے بعد مراکش میں اسلامی ثقافت اپنے عروج پر پہنچی اور مقامی بربر آبادی کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

بنوامیہ کے زوال کے بعد خلافت عباسیہ کا دور آیا جس میں مراکش مرکزی حکومت کی دسترس سے نکل گیا اور ادریس بن عبداللہ نے ادریسی سلطنت قائم کردی۔ ادریسیوں نے فاس کو اپنا دارالحکومت قرار دیا اور مراکش کو تعلیم وہنر کا مرکز بنادیا۔ مراکش بربروں کی دو بادشاہتوں کے درمیان اپنے عروج پر پہنچ گیا جو ادریسیوں کے بعد قائم ہوئیں۔ پہلے مرابطین اور بعدازاں موحدین کے دور میں مراکش تمام شمال مغربی افریقہ اور اندلس کے بیشتر حصے کا حکمران بن گیا۔ اسلامی اسپین میں اشبیلیہ اور غرناطہ جیسے شہر یورپ میں علم وہنر، سائنس، ریاضی، علم فلکیات، جغرافیہ اور طب کے مراکز تھے۔ شاہ فرڈیننڈ اور ملکہ آئزابیلا کے ہاتھوں سقوط غرناطہ کے بعد اسپین میں مسلم اقتدار کا سورج غروب ہو گیا تو وہاں کے عیسائیوں کے مظالم سے تنگ آکر اسپین کے مسلمان اور یہودی بھی مراکش آگئے۔ مراکش پہلا ملک ہے جس نے 1777ء میں امریکہ کو بطور آزاد ملک تسلیم کیا 30 مارچ 1912ء کو "معاہدہ فاس" کے تحت مراکش کو فرانس کی کالونی بنادیا گیا۔ مراکش نے 2 مارچ 1956ء کو سیاسی طور پر آزادی حاصل کی۔ 2006ء میں مراکش نے آزادی کی 50ویں سالگرہ منائی۔ مراکش کا دارالحکومت رباط ہے اور اس کا سب سے بڑا شہر اور بڑی بندرگاہ" کاسابلانکا" ہے۔ دیگر بڑے شہروں میں اگادیر، فاس، محمدیہ، طنجہ ودیگر شہر شامل ہیں۔ 1

ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی، کا سن پیدائش 807ھ 1404ء اور مقام پیدائش، سوس اقصیٰ مراکش بتایا گیا ہے آپ کا بربر قوم کے قبیلہ جزولہ کی شاخ سہلالہ سے تعلق تھا۔ جیسا کہ پہلے رقم کیا گیا کہ بربر قوم کے بادشاہوں نے مراکش کو بامِ عروج پر پہنچادیا تھا۔ ان کے والد سلیمان کا شمار بھی جزولہ اور سہلالہ کے امیر لوگوں میں ہوتا ہے، ان کا سلسلہ نسب اکیس واسطوں سے ہوتا ہوا جناب علی المرتضیٰؓ سے جاملتا ہے۔2 گویا کہ وہ ہاشمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔

عطاء الرحمن خان شروانی نے ان کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا ہے "محمد بن سلیمان بن عبدالرحمن بن ابی بکر بن سلیمان بن یعلیٰ بن یخلف بن موسیٰ بن علی بن یوسف بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب۔"3 انہوں نے مراکش کے شہر فاس میں تعلیم حاصل کی اور ایک عرصہ تک وہاں تفسیر واحادیث کی تعلیم دیتے رہے۔ فاس کے ساحل ریف میں ان کی ملاقات شیخ محمد بن عبداللہ سے ہوئی انہوں نے علم باطن کے بہت سے نکات شیخ سے حاصل کئے اور ان کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے چودہ (14) برس تک ان کی خانقاہ سے منسلک رہے پھر مخلوق کی خدمت کے لیے نکل کھڑے ہوئے بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ (12665) آدمیوں نے ان کے ہاتھ پر گناہوں سے توبہ اور نیک کاموں میں مشغول رہنے کی بیعت کی۔4 دلائل الخیرات کو تالیف کرنے کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ جزولی "جب شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہونے لگا پانی نہ تھا بہزار جستجو ایک کنواں ملا لیکن ڈول رسی ندارد شیخ موصوف نہایت پریشان ہوئے اور کنوئیں کے گرد پھرتے رہے وہاں کچھ فاصلے پر ایک مکان تھا جس کے روزن سے ایک آٹھ (8) سالہ لڑکی شیخ کی یہ حالت دیکھ رہی تھی۔ بولی۔ اے شیخ! باعثِ پریشانی کیا ہے؟ جواب دیا کہ، میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں، وقت ظہر کا تنگ ہے پانی میسر نہیں ہے۔ لڑکی نے کہا، تم اس قدر مشہور آدمی ہو پر اتنے سے کام سے عاجز ہونے کا سبب کیا ہے؟ صبر کرو آتی ہوں۔ جب لڑکی آئی تو جا کر کنوئیں میں تھوک دیا جس کی وجہ سے اس کے پانی میں ایک دم جوش آیا اور چاروں طرف بہنے لگا۔ لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔

شیخ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے اس کے گھر کے دروازے پر گئے اور دستک دی۔ لڑکی نے کہا کون؟ شیخ نے فرمایا! اے پیاری بیٹی! تم کو خدا کی قسم ہے جس نے تم کو پیدا کر کے راستہ دکھایا اور تم کو میں خدا اور تمام پیغمبروں کا اور محمد رسول ﷺ کا جن کی شفاعت کی تم امیدوار ہو واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے یہ بتادو کہ اس مرتبہ کو تم کیوں کر پہنچیں۔ اس نے جواب دیا کہ، اگر تم اس قدر بڑی قسم نہ دلاتے تو ہر گز نہ بتاتی، فلاں درود کے پڑھنے سے جس کا میں ورد کرتی ہوں یہ مرتبہ مجھے حاصل ہوا۔ تب شیخ نے وہ درود اس کے پڑھنے کی

اجازت لڑکی سے حاصل کی اور فوراً دل میں خیال اور شوقِ عظیم پیدا ہوا کہ ایک ایسی کتاب لکھوں جو درود کے بہترین الفاظ پر مشتمل ہو اور لڑکی کا بتایا ہوا درود بھی اس میں درج کیا جائے تب آپ نے "دلائل الخیرات"، لکھی" 5

اللہ تعالی نے ان کی تصنیف "دلائل الخیرات" کو مقبولیت عام عطا کی کہ ان کی یہ تصنیف "دلائل الخیرات" تمام عرب و عجم میں مشہور ہے۔ مختلف روحانی سلاسل میں اس کتاب کا ورد بطور وظیفہ کیا جاتا ہے۔ مولانا رجب علی نعیمی رقم طراز ہیں کہ "شہر کراچی آرام باغ میں مجلس دلائل الخیرات کے تحت روزانہ بعد نماز عصر اس کتاب کا اجتماعی ورد ہوتا ہے۔ پڑھنے والوں کو ایک عجیب کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ 6 دلائل الخیرات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے محمد کرم شاہ الازہریؒ قم طراز ہیں کہ "دلائل الخیرات درود پاک کے ان تمام صیغوں پر مشتمل ہے جو مختلف اسناد سے مروی ہیں اور اس کو باعثِ سعادت و نجات تصور کیا جاتا ہے برصغیر ہندو پاک کے چاروں مشہور سلسلوں چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ میں اس وظیفہ کو پابندی سے پڑھا جاتا ہے۔ 7 اہل سنت سے تعلق رکھنے والے بریلوی اور دیوبندی مکتبہ فکر جن کے ہاں پیری مریدی کا سلسلہ جاری ہے اس کتاب کو بطور وظیفہ پڑھتے ہیں۔

کسی نے جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن سے دلائل الخیرات کے متعلق سوال کیا اور اس سائل کو جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن نے کیا جواب دیا، سوال اور جواب دونوں ملاحظہ کیجیے:

"دلائل الخیرات سے متعلق بتادیں کہ درود کی یہ کتاب پڑھنا کیسا ہے؟ اس میں روزانہ کے مختلف درود ہیں یعنی پیر کے روز کے لیے الگ اور منگل کے لیے الگ، اور پھر اسی طرح باقی دنوں کے لیے، کیا یہ کتاب مستند ہے؟ اور یہ بھی فرما دیجیے کہ اس میں شامل درود کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں؟ اور کیا یہ درود پڑھنا بہتر ہیں یا درود ابراہیمی کا ورد رکھا جائے جو ہم نماز میں بھی پڑھتے ہیں؟

(1) دلائل الخیرات، درود شریف کی ایک مستند کتاب ہے، جو ہمارے بزرگوں کے معمولات کا حصہ بنی چلی آرہی ہے، اور اس کی اجازت کا بھی معمول تسلسل سے رہا ہے، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: اس کا ورد ایک کامل و متبع سنت مرشد کی بیعت کا کام دیتا ہے۔ (2) یہ کتاب درود شریف کے مختلف صیغوں اور کلمات پر مشتمل ہے۔۔۔۔۔۔

(3) اس کتاب میں دنوں کے اعتبار سے منزلوں کی تعیین اس لیے کی گئی ہے کہ روزانہ بآسانی درود شریف کی ایک مقدار پڑھی جاسکے، یہ کوئی شرعی تقسیم نہیں، بلکہ آسانی و سہولت کے لیے ہے۔

(4) کتاب میں درج درود شریف کے بعض کلمات تو احادیث سے ہی لیے گئے ہیں اور باقی صیغے کتاب کے مؤلف شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ کے اپنے مرتب کردہ ہیں اور محققین علماء کے نزدیک یوں درود شریف کے کلمات ترتیب دینا جائز ہے البتہ احادیث سے ثابت شدہ الفاظ کی فضیلت اپنی جگہ ہے، اسی لیے کتاب میں احادیث کے الفاظ بھی لائے گئے ہیں، تاکہ ان کے فضائل بھی حاصل ہو جائیں۔

(5) بہتر صورت یہ ہے کہ کسی متبع سنت وصاحبِ اجازت بزرگ کی اجازت وراہ نمائی سے روزانہ "دلائل الخیرات" کی ایک منزل بھی پڑھ لی جائے اور درود ابراہیمی وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جائے، تاکہ دونوں کی برکات اور فضائل حاصل ہو جائیں۔ فقط واللہ اعلم۔"8

دلائل الخیرات کی شروحات: دلائل الخیرات کے اردو تراجم کے متعلق گفتگو سے قبل، دلائل الخیرات کی جو شروحات لکھی گئی ہیں ان کے نام ملاحظہ فرمالیں

(1) مطالع المسرات، بجلاء دلائل الخیرات محمد المہدی بن أحمد بن علی بن یوسف الفاسی

(2) استجلاب المسرات فی شرح دلائل الخیرات الفاضل الازمیری۔

(3) بہجۃ المسرات بکشف دلائل الخیرات -تألیف حسن العلوی لبکری

(4) تفریج الکرب والمہمات بشرح دلائل الخیرات- للشیخ عبدالمعطی بن سالم بن عمر بن الشبلی السملاوی الأزہری المصری

(5) منبع السعادات شرح دلائل الخیرات—تألیف محمد الشیر

(6) تیسیر الدلالات لشرح دلائل الخیرات -تألیف محمد شاکر بن صنع اللہ الأنقروی الرومی

(7) منتج البرکات علی دلائل الخیرات -للریحانی محمد ابن إسماعیل الرومی

(8) المنح الالہیات فی شرح دلائل الخیرات- لسلیمان ابن عمر المعروف بالجمل 9

دلائل الخیرات کے چند اہم تراجم:

مختلف اداروں نے دلائل الخیرات کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اس کو بطور وظیفہ پڑھنے کا طریقہ بھی بیان کیا ہے بعض مطبوعات پر حاشیہ بھی موجود ہے۔ اس کتاب کے مختلف تراجم کو بعض اشاعتی اداروں نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جو ترجمے راقم کی نظر سے گزرے ان میں مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ، علامہ محمد فیض احمد اویسیؒ اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے تراجم شامل ہیں۔ دلائل الخیرات کے چند مطبوعے ایسے بھی ہیں جو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئے لیکن مترجم کا نام مذکور نہیں ان میں سے چند درجِ ذیل ہیں۔

1۔ تاج کمپنی لمیٹڈ کا شائع کردہ "دلائل الخیرات عکسی رنگین مترجم "ترجمہ کرنے والے کا نام مذکور نہیں اور نہ ہی سن اشاعت درج ہے۔ 10 آرٹ پیپر پر دلکش انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ کل صفحات 356 ہیں، دلائل الخیرات صفحہ نمبر 1 سے صفحہ 288 تک ہے، صفحہ نمبر 289 سے صفحہ نمبر 295 تک دعاء اعتصام (مترجم)، صفحہ 296 تا صفحہ 310 دعا حزب البحر (مترجم)، صفحہ نمبر 311 تا صفحہ نمبر 314 دعائے اختتام (مترجم)، صفحہ نمبر 315 تا صفحہ 355 قصیدہ بردہ (مترجم) اور صفحہ نمبر 356 پر تاج کمپنی کا اشتہار "تاج کمپنی کے انمول ہیرے" پیش کیا گیا ہے۔

2۔ ایک نسخہ جس کو شائع کرنے والا ادارہ" جامعہ رضائے مصطفی (ٹرسٹ) بہاول نگر ہے۔ اس کتاب کے کل صفحات 528 ہیں اس مجموعہ میں دلائل الخیرات معہ لمعہ توحید، لمعہ رسالت، درود مستغاث، درودِ وصال اور حزب البحر شامل ہے۔ اس نسخے کی ٹریسنگ کاپی کا دستہ جو چھپائی کے لیے تیار کیا گیا تھا، راقم نے مکتبہ رضویہ کے سینئر بک سیلر محمود بھائی کے توسل اور سرور بھائی کی اجازت سے اس کی کاپی کو دیکھا تھا اور مذکور معلومات نوٹ کر لیں تھیں۔ جامعہ رضائے مصطفیٰ بہاول نگر کے منتظمین کتاب مذکورہ کو ہر سال مکتبہ رضویہ ، کراچی کے توسل سے چھپواتے ہیں۔

3۔ ایک نسخہ جس پر مترجم کا نام مذکور نہیں "نور محمد کتب خانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی، کا بھی ہے۔ سرورق پر "دلائل الخیرات مع حزب البحر و قصیدہ بردہ" مذکور ہے اس کتاب میں مؤلف دلائل الخیرات، کے سوانح عمری، نور محمد نقشبندی چشتی نے تحریر کیے ہیں۔ کل صفحات 288 ہیں۔ نسخہ روایت سید علی حریری و سید محمد مغربی کا ہے اس کتاب کے جملہ حقوق مع سوانح عمری اور حاشیہ بحق ناشر محفوظ ہیں۔

4۔ چوتھا نسخہ جس پر مترجم کا نام مذکور نہیں بیت القرآن اردو بازار کراچی کا ہے یہ نسخہ شرح کے ساتھ ہے، سرورق پر تحریر ہے "مجموعہ دلائل الخیرات باتفسیر عکسی رنگین مع قصیدہ بردہ شریف مترجم، سوانح عمری عطاء الرحمن خان شروانی نے تحریر کیے ہیں۔ کل صفحات 294 ہیں۔ نسخہ بروایت سید علی حریری کا ہے حاشیہ پر مولانا سید محمد مغربی کی روایت درج ہے۔

5۔ پانچواں نسخہ جس پر مترجم کا نام مذکور نہیں، عظیم اینڈ سنز پبلشرز الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور کا ہے، یہ نسخہ بھی شرح کے ساتھ ہے اور اس پر بھی دلائل الخیرات کے مؤلف کے سوانح عمری عطاء الرحمن خان شروانی نے تحریر کیے ہیں۔ یہ نسخہ بھی بروایت سید علی حریری کا ہے اور حاشیہ پر مولانا سید محمد مغربی کی روایت درج ہے۔ اب راقم ان نسخوں کا تعارف پیش کرنا چاہے گا جن پر مترجم کا نام مذکور ہے۔\

مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کا ترجمہ:

مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کا ترجمہ شائع کرنے والے ادارے کا نام دار القرآن، ملتان ہے ادارے کا مکمل پتہ اور سنِ اشاعت مذکور نہیں، اضافات عاشق الٰہی میرٹھی نے تحریر کیے ہیں۔ اندرونی صفحہ پر اضافات کے بجائے "افاضات" تحریر ہے، جو یقیناً کمپوزنگ مسٹیک ہے۔ اندرونی صفحہ پر سرخی اس طرح دی گئی ہے "افاضات حضرت اقدس الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب قدس اللہ سرہ" سرورق پر "الحزب الاعظم مع دلائل الخیرات" تحریر ہے۔ کل صفحات 350 ہیں۔ یہ نسخہ بروایت شیخ علی حریری طبع کیا گیا ہے۔

علامہ محمد فیض احمد اویسیؒ کا ترجمہ:

استادِ محترم، علامہ محمد فیض احمد اویسیؒ کا ترجمہ ان کے ایک عقیدت مند، محمد رضا فریدی ساکن 297 بلاک 6 گلستانِ مصطفی، کراچی نے شائع کیا، سن اشاعت مذکور نہیں 11 البتہ مترجم نے صاحبِ دلائل الخیرات کے سوانح حیات تحریر کرنے کے بعد تاریخ قلمبند کی وہ 23 شوال المکرم 1417 ہجری ہے دعائے حزب البحر کے مقدمہ پر تاریخ 9 شوال المکرم 1417 ہجری اور اس کے ترجمے سے فراغت کی تاریخ 10 شوال 1417 ہجری درج ہے۔ اس نسخے کو پڑھنے کے اجازت نامے پر تاریخ 8 ذوالحجہ 1416 ہجری تحریر ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہی تاریخ اشاعت تصور کرلی جائے گی، اس مطبوعہ کے کل صفحات 366 ہیں۔ علامہ فیض احمد اویسی کا مترجم دلائل الخیرات حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ 68۔67 اوورسیز، اوورسیز ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک 8/7 کراچی نے صفر المظفر 1426 ہجری بمطابق مارچ 2005ء کو شائع کیا اس نسخے کے کل صفحات 448 ہیں۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کا ترجمہ:

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے ترجمے کا جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے۔اس پر تاریخِ اشاعت، رمضان المبارک 1405 ہجری/جون 1985ء عیسوی درج ہے اور مقدمہ لکھنے کی تاریخ 7 رمضان المبارک 1404 ہجری/7 جون 1984ء درج ہے۔ ترجمہ مکمل کرنے کی تاریخ مذکور نہیں اس لیے مقدمہ لکھنے کی تاریخ کو ہی ترجمہ مکمل کرنے کی تاریخ تصور کر جائے۔البتہ محمد کرم شاہ نے بعض دعاؤں کا ترجمہ مکمل کرنے کی تاریخ مذکور ہے اس کتاب کے سرورق پر تحریر ہے، "مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات ترجمہ واضافات پیر محمد کرم شاہ الازہری "اشاعتی ادارے کا نام ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ہے۔

محمد کرم شاہ کی تحریرات سے یہ واضح نہ ہو سکا کہ یہ مجموعہ دلائل الخیرات، شیخ علی حریری کا روایت کردہ ہے یا شیخ محمد مغربی کا البتہ اتنا واضح ہو سکا کہ انہیں اس کے پڑھنے کی اجازت سیال شریف کی خانقاہ سے ہوئی۔ مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات کے صفحہ نمبر 183 کے حاشیہ پر رقم ہے کہ "خواجگان چشت کے نزدیک دلائل الخیرات کے وہی آداب و شرائط ہیں جو اوپر مذکور ہوئے۔"12 ان کی مذکورہ کتاب میں صرف دلائل الخیرات نہیں بلکہ وہ سلسلہ چشتیہ کی جس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اس سلسلہ کے وظائف و دیگر قرآنی وروایتی دعائیں مع ترجمہ شامل ہیں اور ان کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا ہے۔مذکورہ کتاب کا تعارف کرتے ہوئے پیر محمد کرم شاہ رقم طراز ہیں "یہ مجموعہ وظائف جو اب آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اس میں حضرت قبلہ ثانی صاحب کے شائع کردہ مجموعہ وظائف کی پیروی کی گئی ہے تاکہ بعینہٖ وہی چیز اسی ترتیب کے ساتھ شائقین تک پہنچے جو حضرت خواجہ شمس العارفین کی اجازت سے آپ کے فرزندِ ارجمند نے مرتب کی تھی، حضرت مولانا احمد دین صاحب کا مجموعہ وظائف غیر مترجم تھا، بعد میں اس کے جو ایڈیشن شائع ہوئے وہ اگرچہ مترجم تھے لیکن عربی متن غلطیوں سے بھرا ہوا تھا اور ترجمہ بھی کیف و سرور سے یکسر خالی تھا۔ یہ مجموعہ مترجم ہے اس کے ترجمہ میں کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ پڑھتے ہوئے قاری کو وہی کیف و سرور میسر آئے جو اصل متن کی تلاوت سے اہل علم کو نصیب ہوتا ہے۔"13 انہوں نے عربی متن کی درستگی اور اردو ترجمے کو درست کر کے مذکورہ مجموعہ وظائف کی تصیح کی نیز اس میں قرآنی وروایتی دعاؤں کا بھی اضافہ کیا۔اس مجموعہ کے کل صفحات 444 ہیں۔کتاب کے صفحہ 3 تا صفحہ 4 تک فہرست عنوانات شامل ہے۔ اس کی مدد سے کتاب میں شامل عنوانات کو دیکھا جا سکتا ہے۔

جو عنوانات فہرست میں ہیں وہ درجِ ذیل ہیں۔1۔ مقدمہ صفحہ نمبر 5تا 14۔

2۔ ترکیب ادائے وظائف (فارسی) صفحہ15 تا صفحہ 18۔

3۔ ترکیب ادائے وظائف (اردو) صفحہ 19 تا صفحہ 24۔

4۔ اسمائے حسنیٰ، صفحہ 25 تا صفحہ 28۔

5۔ دُعاء کبیر، صفحہ 29 تا صفحہ 31۔

6۔ اسبُوع شریف، صفحہ 32 تا صفحہ 55۔

7۔ درود مستغاث شریف، صفحہ 56 تا73۔

8۔ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ (عربی) صفحہ 74 تا صفحہ 88۔

9۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ (اردو منظوم) صفحہ 89 تا صفحہ 90۔

10۔ سلسلہ قادریہ (عربی)، صفحہ 91 تا صفحہ 99۔

11۔ مختصر احوال مشائخ چشت اہل بہشت، صفحہ 100 تا صفحہ 711۔

12۔ مسبّعاتِ عشر، صفحہ 118 تا صفحہ 124۔

13۔ اسماء سبع صفحہ 125 تا صفحہ 132۔

14۔ دُعاء سُنّتِ عصر۔ صفحہ 133۔

15۔ درود کبریت احمر شریف، صفحہ 134 تا صفحہ 151۔

16۔ دُعاءہائے ماثورہ از قرآنِ کریم، صفحہ 152 تاِ صفحہ 154۔

17۔ دُعاءہائے ماثورہ از احادیثِ نبوی صفحہ 155 تا صفحہ 167۔

18۔ ترکیب نوافل مع ادعیہ، صفحہ 168 تا صفحہ 177۔

19۔ دُعاء بدء دلائل الخیرات، صفحہ 178 تا صفحہ 180۔

20۔ مصنف دلائل الخیرات شریف کے حالات، صفحہ 181 تا صفحہ 182۔

21۔ دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا طریقہ، صفحہ 183 تا صفحہ 184۔

22۔ مقدّمہ دلائل الخیرات، صفحہ 518 تا صفحہ 188۔

23۔ فصل در فضائل درود شریف، صفحہ 189 تا صفحہ 208۔

24۔ اسماء النبی ﷺ صفحہ 209 تا صفحہ 219۔

25۔ صفتہ الرّوضۃ المبارکہ، صفحہ 220۔

26۔ فوٹو حرمین شریفین (مکّہ مکرّمہ، مدینہ طیبہ)

27۔ پہلی منزل، صفحہ 223 تا صفحہ 247۔

28۔ دوسری منزل، صفحہ 248 تا صفحہ 269۔

29۔ تیسری منزل، صفحہ 270 تا صفحہ 293۔

30۔ چوتھی منزل، صفحہ 294 تا صفحہ 318۔

31۔ پانچویں منزل، صفحہ 319 تا صفحہ 346۔

32۔ چھٹی منزل، صفحہ 347 تا صفحہ 372۔

33۔ ساتویں منزل، صفحہ 373 تا صفحہ 397۔

34۔ آٹھویں منزل، صفحہ 398 تا صفحہ 412۔

35۔دعاء خاتمہ دلائل الخیرات۔ صفحہ 413 تا صفحہ 419۔

36۔درود اکسیر اعظم، صفحہ 420 تا صفحہ 439۔

37۔تاریخ اعراس، صفحہ 440 مذکورہ فہرست میں فوٹو حرمین شریفین (مکّہ مکرّمہ، مدینہ منورہ)14 کا صفحہ نمبر درج نہیں فہرست کے عنوانات پر طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ پہلو سامنے آتا ہے کہ قرآن کریم کو سات منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو ایک الہامی، مکمل اور ضخیم کتاب ہے۔ جب کہ دلائل الخیرات کا مؤلف ایک انسان ہے اس مختصر سے مجموعے کو آٹھ منزلوں میں تقسیم کیا گیا ہے اس کا مقصد اور مطلب کیا ہے جس کی وضاحت نہ ہو سکی۔ محدث جو اہل حدیث مکتب فکر کا ترجمان ہے۔15 اس نے بھی اس جانب توجہ مبذول کرائی ہے۔

محدث، دلائل الخیرات، کے متعلق لکھتا ہے "قرونِ اولیٰ میں جس کتاب کے لئے منزلیں، اس کے ختم اور اس کی تلاوت مقرر تھی، وہ صرف قرآن کریم تھا، دوسری کوئی ایسی کتاب نہیں تھی جس کے لیے کسی نے اتنا اہتمام کیا ہو، یہاں تک کہ اگر حضرت عمرؓ نے رحمۃ للعالمین ﷺ کے سامنے قرآن حکیم کے بجائے "تورات" جیسی عظیم کتاب کی تلاوت کی جرأت کی تو آپ ناراض ہو گئے، دنیا جہاں میں اور جتنی کتابیں ہیں، ان کا مطالعہ تو کیا جا سکتا ہے، لیکن یہ منزلیں، وہ ختم اور یہ تلاوت؟ حاشا وکلا ......!16

آسمانی کتابوں کے سوا روحانیت کے تصور سے بعض دوسری کتابوں سے اس قسم کا معاملہ کرنا در اصل عجمی تکلفات ہیں۔ عجمی تکلف کا یہ خاصہ ہے کہ: اصل سے نقل، فرض سے نقل، مستحب سے مباح اور سنت سے بدعت وغیرہ عزیز ہوتی ہے۔ ان کے عمل کا محرک بھی عبادت سے زیادہ خوش فہمیوں کی تسکین ہوتی ہے، اعمال میں ترقی کرنے کے بجائے، ادل بدل کر منہ کا مزہ بدلنے والی بات ہوتی ہے۔ ٹھوس پر کم اور سطحیت پر زیادہ نگاہ رہتی ہے۔ یہی کیفیت صوفیاء کے اوراد کی ہے۔ اہلِ احسان صوفیاء کے بعد عجمی ڈھب کے صوفیوں نے اذکار اور اوراد میں جن تکلفات کی بھرمار کی ہے۔ اہلِ احسان صوفیاء کے بعد عجمی ڈھب کے صوفیوں نے اذکار اور اوراد میں جن تکلفات کی بھرمار کی ہے۔ ہزار نیک نیتی کے باوجود اس میں جتنی سر دردی کی گئی ہے اسے عجمی چلہ کشی اور رہبانیت کا چربہ ہی تصور کیجئے۔ اذکار اور اوراد سے غرض یہ ہوتی ہے کہ احساس وشعور اور اندرونی داعیہ کے ساتھ مسنون، عبارت، بزرگوں کے الفاظ یا اپنے الفاظ میں اپنے رب کے حضور میں دعا کی جائے۔ نذرانۂ عقیدت پیش کیا جائے۔ ان کی تلاوت نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ کہیں بھی محمود اور مطلوب بات سمجھی گئی ہے۔ اس لئے ہمارا نقطۂ نظر یہ ہے کہ حضرت مولانا کریم بخش مرحوم نے اس سلسلہ میں جو خیال ظاہر کیا تھا (دلائل الخیرات

کو میں پسند نہیں کرتا)، وہ بجا اور صحیح ہے۔ ان اوراد کا سب سے بڑا ضرر یہ ہے کہ عموماً لوگ ان اوراد کی وجہ سے قرآن کی تلاوت کم کرتے ہیں اور اسی کو ہی وہ سبھی کچھ تصور کر لیتے ہیں۔ دعا کم ہوتی ہے، دعا کی تلاوت ہوتی ہے، حمد و ثنا کم کی جاتی ہے، حمد و ثنا کی تلاوت کی جاتی ہے، اظہارِ مدعا اور درخواستِ دعا کا شعور برائے نام ہوتا ہے صرف کارِ ثواب سمجھ کر اس کی رٹ ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک ایسی کتاب جس کے الفاظ و عبارت کی تلاوت بھی کارِ ثواب ہوتی ہے وہ صرف قرآن کریم ہے مگر اب لوگوں نے یہ خاصیت دوسرے اذکار کی بھی تصور کر لی ہے۔17 ہم ان کے اس جملے کہ "ہمارے نزدیک ایسی کتاب جس کے الفاظ و عبارت کی تلاوت بھی کارِ ثواب ہوتی ہے وہ صرف قرآن کریم ہے۔" متفق ہیں بجز یہ کہ ہم سب، مؤمنین والمسلمین کو ہر معاملے میں قرآن مجید کے ساتھ یہی نظریہ رکھنا چاہیے یہ نہیں کہ اپنے مذہب و مسلک کی روشنی میں معاملات کو پرکھیں اور جو بات اپنے مذہب و مسلک مطابق اور قرآن مجید کے خلاف ہو اس کو درست قرار دیں۔

دلائل الخیرات کے تین تراجم:

دلائل الخیرات کے تین تراجم کے تین مترجمین یعنی مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ، علامہ فیض احمد اویسیؒ اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے نام سے بازار میں دستیاب ہیں۔ ان تراجم کا تقابل نہیں کیا جا سکتا جس طرح قرآن مجید کے تراجم کا آپس میں تقابل کیا جاتا ہے۔ البتہ اتنا کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ان مترجمین کے اسلوب، زبان اور عہد میں فرق ہے اور یہ کہ ان کے علاقے اور مادری زبان میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ کا تعلق انڈیا کے علاقے میرٹھ سے تھا اور ان کی زبان اردو تھی وہ بھی آج کی جدید اردو سے معمولی طور پر مختلف تھی، علامہ فیض احمد اویسیؒ کی زبان سرائیکی تھی اور ان میں دیہات کا رنگ غالب تھا۔ ان دونوں مترجمین کے برعکس جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کا اسلوب تحریر دلکش اور دلآویز ہے ان کی ہر تحریر اردو ادب کا ایک انمول نگینہ لگتی ہے۔ حالانکہ پیر صاحب کی مادری زبان پنجابی تھی اور وہ پنجاب کے علاقے، بھیرہ ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ چناں چہ ان وجوہات کی بنا پر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ دلائل الخیرات کے ان تینوں تراجم میں۔ جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کا ترجمہ بہتر نظر آتا ہے۔

اپنی اس تحریر کے اختتام پر ایک بات کی اور وضاحت کرنا چاہیں گے کہ مذکورہ معروف کتاب دلائل الخیرات کے علاوہ اس کے ہم وزن نام اور اس کے مشابہ کتاب "اوائل الخیرات (مع اعرب و ترجمہ) بھی ہے۔ ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ، اوائل الخیرات، کا تعارف اس طرح پیش کرتے ہیں: "اوائل الخیرات کو دلائل الخیرات کی طرز پر عالم جلیل سید محمد عبد الغفور خان نامی علیہ الرحمۃ نے مرتب

فرمایا جو حیدر آباد دکن میں ناظم امور مذہبی تھے۔ پھر پروفیسر ڈاکٹر ابوالخیرات عبدالستار خاں نقشبندی مجددی (استاد شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد دکن) نے اس کا اردو ترجمہ کیا اور فاضل مصنف کے صاحب زادے پروفیسر ڈاکٹر (استاد شعبہ عربی، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد دکن) نے شائع کیا۔ اوائل الخیرات پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی بار 1965ء، 1967ء، 1988ء، 1992ء میں حیدر آباد دکن نے شائع ہوئی، پھر حاجی اللہ بخش سومرو کے ایماء پر جناب ایس۔ایم شجاعت نے 2000ء میں کراچی سے شائع کی۔۔۔اوائل الخیرات کی اہمیت کے پیش نظر اس کو کمپوز کرا کے، ادارہ مسعودیہ، کراچی اس کی طباعت واشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔"18

حوالہ جات وحواشی

(1) https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%85%D8%B1%D8%A7%DA%A9%D8%B4

2- اویسی، محمد فیض احمد، علامہ، مترجم دلائل الخیرات، ناشر محمد رضا فریدی، سی ۲۹۷ بلاک ۶، گلستانِ مصطفٰی (ایف۔بی۔ایریا) کراچی، س۔ن (ملاحظہ کیجیے ابتدائی صفحات)

3-رحمانی مجموعہ دلائل الخیرات مع قصیدہ بردہ شریف مترجم، ص2، عظیم اینڈ سنز، لاہور

4-ایضاً صفحہ 2۔

5- ایضاً ص2-3۔

6- اہنامہ النعیم کراچی، اپریل/مئی 2005ء، ص54۔

7-مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات (ترجمہ واضافات) پیر محمد کرم شاہ الازہری، ص11، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جون 1985ء۔

(8)http://www.banuri.edu.pk/readquestion/%DA%A9%DB%8C%D8%A7%D8%AF%D9%84%D8%A7%D8%A6%D9%84%D8%A7%D9%84%D8%AE%DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AA%D9%85%D8%B3%D8%AA%D9%86%D8%AF%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8-%DB%81%DB%92/30-09-2017

(9)https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D9%84%D8%A7%D8%A6%D9%84_%D8%A7%D9%84%D8%AE%DB%8C%D8%B1%D8%A7%D8%AA

10-غالب گمان یہی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سابق صدر جنرل محمد ضیاءالحق مرحوم کے دورِ اقتدار (5 جولائی 1977ء تا 17/اگست 1988ء) میں شائع ہوا ہوگا۔

11-حضرت حسان نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ نے (21 دسمبر 1997ء تا جنوری 1998ء) دورۂ تفسیر القرآن کا اہتمام بمقام جامع مسجد بلال سیکٹر الیون سی ون (11-C/1) نارتھ کراچی میں کیا تھا۔ یہ دورہ علامہ فیض احمد اویسی نے پڑھایا، راقم بھی اس دورہ میں بطور طالب علم شریک تھا۔ دورۂ تفسیر القرآن کے اختتام پر ایک جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد منعقد ہوا، اس جلسہ میں شہرِ کراچی کے چند جید علماء کرام بھی شریک تھے، ان میں علامہ سید شاہ تراب الحق قادریؒ،

علامہ جمیل احمد نعیمی، علامہ محمد رفیق درانی اور دیگر کے علاوہ ہندوستان سے آئے ہوئے علامہ ارشد القادریؒ بھی شریک محفل تھے۔ان حضرات نے اسناد پر دستخط بھی کیے تھے۔اس موقع پر محمد رضا فریدی نے علامہ اویسی کا ترجمہ کیا ہوا، دلائل الخیرات شائع کرکے بلا معاوضہ تقسیم کیا تھا، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب مذکورہ کی اشاعت جنوری 1998ء یا اس سے کچھ عرصے قبل ہوئی ہوگی۔

12- کتاب میں تصاویر کے عکس موجود نہیں، ہو سکتا ہے اشاعت اول میں شائع ہوئے ہوں اس شاعت میں تصاویر کے بجائے ایک بزرگ حضرت سری سقطیؒ کے اقوال صفحہ 222 پر دیئے گئے ہیں۔

13-پیر محمد کرم شاہ، مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات ص:183

14-ایضاً، ص:13-14

15-کوئی اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ ہم اہل حدیث ہیں اور ان کی حمایت کر رہے ہیں۔بلکہ ہم تو اہل حدیث مکتب فکر سے اکثر معاملات میں اختلاف رکھتے ہیں۔نہ ہم پہلے اہل حدیث رہے ہیں اور نہ اہل حدیث مکتب فکر مقبول کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔اور نہ ہی ہمارے خاندان میں کوئی اہل حدیث ہے اور نہ ہی کوئی اہل حدیث گزرا ہے۔

16-یعنی قرآن کریم وحی متلو(ایسی وحی جس کی تلاوت بھی مقصود ہے)ہونے کی بنا پر اگر معنی پر دھیان دیئے بغیر بھی پڑھا جائے تو باعثِ برکت اور کارِ ثواب ہے اگرچہ تدبر اور تفکر سے تلاوت بہت بڑی چیز ہے لیکن دوسرے اوراد کا اگر کوئی فائدہ ہے تو اپنے معنوی غور وفکر کی بدولت صرف الفاظ کی تلاوت کوئی حیثیت نہیں رکھتی حتیٰ کہ اگر حدیث بلکہ حدیث قدسی کو بھی وحی متلو کی شکل دے دی جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا، لہٰذا تلاوت صرف قرآن کریم کا خاصہ ہے(مدیر محدث)

(17) http://magazine.mohaddis.com/shumara/191-oct-nov-1973/2313-dalael-kherat-wird.

18-نامی، سید محمد عبد الغفور خان، اوائل الخیرات، ص:7-8، ادارہ مسعودیہ، کراچی